سختی نہیں کرتے یا تو وہ بھی وہی نظریہ رکھتے ہیں جو صدر پاکستان کا ہے مگر بظاہر اس طرح نرم معلوم ہوتے ہیں اور یہ ان کی پالیسی ہے اس سلسلہ میں تیل کے اضافے کو عوام کے آگے کرنے کو ایک ہزار سے لے کر ۱۵سو تک تنخواہ پانے والوں کو ۲۰۰ دوصد روپیہ تنخواہوں میں اضافہ دے کر راضی کیا گیا ہے لیکن اس سے تو تنخواہ لینے والوں کو تو رعایت ملی ہے لیکن دوسرے عوام کا کوئی خیال نہ رکھا گیا ہے۔ امید ہے کہ ان کا بھی خیال رکھا جائے گا۔

بھارت میں وزارت کی تبدیلی سے یہ خیال تھا کہ بابری مسجد اور رام مندر کا جھگڑا کم پڑ جائے گا مگر ایسا نہیں ہوا ہے بلکہ وہاں خونریز مسلم کش فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ یہ فسادات نہ صرف اجودھیا میں شروع ہو گئے ہیں بلکہ حیدرآباد دکن اور علیگڑھ میں بھی فسادات کی لہر دوڑ گئی ہے اور ہندوستان کے دوسرے شہروں میں فسادات کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اجودھیا کو چھوڑ کر دوسری جگہ بھی فوج کو بلایا گیا ہے۔ کانگریس جو اس وقت حکومت کی طرفدار ہے وہ بھی ان فسادات میں پھنس گئی ہے۔ بظاہر یہ سب کچھ فساد برپا کرنے کے طریقے ہیں۔ ہندوؤں میں یہ طریقہ کبھی نہ تھا۔ ان میں خاص طور پر جناب رام صاحب کرشن صاحب کی موت پر ان کو گنگا میں دفنایا جاتا ہے اور پھر یہ ہزاروں سال پہلے کا معاملہ ہے کہ مندر تعمیر کیا جائے۔ جہاں بابری مسجد کی تعمیر ہے وہاں کبھی مندر کی تعمیر کا مسئلہ درپیش نہ رہا ہے اور نہ ہی ہندوستان میں مسلمانوں کے دور میں ایسا ہوا ہے کہ مندروں کی جگہ مسجد تعمیر کی جائے وغیرہ۔ اب یہ فسادات کی صورتیں نکلیں ہیں۔ اس مسجد کے قریب مندر بھی تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ خاص مسجد کو مورد ہدف کیوں بنایا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں یہی صورت صلح و سلامتی کی ہے جو اس پر چل کر ملک کو سلامت اور صحیح رکھا جا سکتا ہے۔